JQSS: (Journal Of Quranic and Social Studies)
ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632
Volume: 3, Issue: 2, July-December 2023. P: 35-50
Open Access: http://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/91
DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.10288904

Article History: Received 11-10-2023 Accept 08-11-2023 Published 07-12-2023

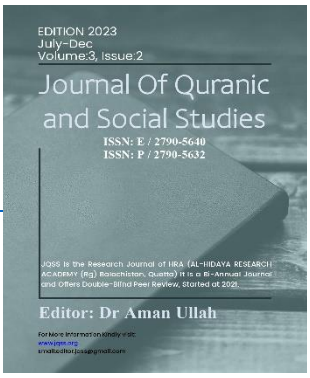

Copyright: © The Aothors *Licensing:* this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

پاکستان میں تخفیف غربت کے ادارہ جاتی اقدامات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Institutional Initiatives for Poverty Alleviation in Pakistan A Research Review in the Light of Islamic Teachings

1. **Hafiz Muhammad Usama Ali**
hafizusamaali2@gmail.com
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

2. **Dr. Ghulam Haider**
ghulam.haider@iub.eud.pk
Associate Professor, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

How to Cite: Hafiz Muhammad Usama Ali andDr. Ghulam Haider (2023). Institutional Initiatives for Poverty Alleviation in Pakistan A Research Review in the Light of Islamic Teachings (*JQSS) Journal of Quranic and Social Studies*, 3(2), 35-50.

Abstract and indexing

Publisher
HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)
Balochistan Quetta

Journal of Quranic and Social Studies
Volume:3, Issue:2, 2023

پاکستان میں تخفیف غربت کے ادارہ جاتی اقدامات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Institutional Initiatives for Poverty Alleviation in Pakistan A Research Review in the Light of Islamic Teachings

Journal of Quranic and Social Studies
35-50
© The Author (s) 2023
Volume:3, Issue:2, 2023
DOI:10.5281/zenodo.10288904
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

Hafiz Muhammad Usama Ali
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur

Dr. Ghulam Haider
Associate Professor, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur

Abstract

Poverty is a reality that no one can deny. Because there are poor people all over the world. Economically weak people are left behind in every sphere of life. Islam also encourages improving economic life. In the Holy Qur'an, Allah Ta'ala has ordered cooperation with the poor people and has also announced a great reward for this action. The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) not only issued orders to help the poor, but he was always seen following these orders. Islam has given special emphasis on poverty alleviation. It has given a solid and comprehensive program by following which it is possible to reduce poverty in the society. In this article, a review of the institutional measures taken for poverty alleviation in Pakistan is presented. Along with this, efforts have been made to bring forward the Islamic teachings which are meant for poverty alleviation. Because this problem can be eliminated only by following the principles of sanhar given by Islam. Not only is poverty a hindrance to social development, but it also has a profound effect on the morals and beliefs of the affected person. Because Allah Almighty has made the right to earn an income equal for all human beings and the true relationship of livelihood is with Allah Almighty and he is also the helper of every person. Therefore, the eradication of poverty is possible only if the economic system given by Allah is implemented.

Keywords: Holy Quran, Hadith, Poverty, Institutions, Alleviation, Economic system

Corresponding Author Email:
hafizusamaali2@gmail.com
ghulam.haider@iub.eud.pk

تمہید

روئے زمین پر ہر ریاست اپنے ملک میں تخفیف غربت کیلئے مسلسل کوشش کر رہی ہے لیکن غربت میں مسلسل اضافہ ہی دیکھنے کو مل رہا ہے۔ غربت صرف پاکستان کا مسئلہ نہیں بلکہ دنیا کے تقریباً تمام ممالک غربت کی زد میں ہیں۔ پھر یہ ایسا مسئلہ بھی نہیں کہ لمحوں میں حل ہو جائے بلکہ اس قدر سنگین صورت حال اختیار کر چکا ہے کہ عالمی دنیا بھی اسکو حل کرنے میں فی الحال ناکام نظر آرہی ہے۔ مگر اس میں بہت سے عوامل کا دخل ہے بہت سے ایسے اسباب ہیں جو بظاہر غربت کا سبب ہیں۔ جن کی وجہ سے غربت سر اُٹھاتی ہے اور لوگوں کے حالات اسکی وجہ سے متاثر ہیں مثال کے طور پر ناخواندگی غربت کے اسباب میں سے ایک سبب تعلیم اور شرح خواندگی کا کم ہونا ہے۔

کسی بھی ملک کی ترقی میں شرح خواندگی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ جس کے بغیر ترقی اور خوشحالی ناممکن ہے۔ اور اسلام نے بھی تعلیم حاصل کرنے پر خاصا زور دیا ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم "(۱)

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

اسی طرح بے روزگاری بھی غربت کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اسکے علاوہ خیانت، سامراجیت اور عدم مساوات یہ بھی غربت کو بڑھانے میں اہم کردار ہیں۔ تخفیف غربت کیلئے اسلام کا مکمل لائحہ عمل ہے۔ اور تخفیف غربت کیلئے اسلام نے ایک مکمل معاشی نظام اور قانونی ڈھانچہ دیا ہے۔ مثال کے طور پر زکوۃ وعشر، جزیہ، خراج، صدقات وغیرہ کا نظام قائم کیا اور محرومین کا حق جیسا ایک اہم اور اعلیٰ قانون مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

" وفی اموالہم حق للسائل والمحروم " (۲)

"اور ان کے مالوں میں محرومین کا حق ہے"۔

تخفیف غربت کیلئے اسلام کی امتیازی خصوصیات ہیں اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اسکے پاس تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ اسلام یہ پسند نہیں کرتا کہ دولت صرف سرمایہ داروں کے پاس رہے اور وہ عیش وعشرت میں زندگی گزاریں اور غرباء تنگ دستی اور پریشانی میں زندگی گزاریں۔ اللہ نے مالداروں کو حکم دیا ہے کہ وہ مال کو خرچ کریں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے

" وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ " (۳)

"اور جس مال میں اس نے تم کو قائم مقام بنایا ہے اس میں سے اسکی راہ میں خرچ کرو"۔

تخفیف غربت کے حوالے سے اسلام کی بہت سی خصوصیات ہیں۔ اسلام نے غریبوں کے حقوق تسلیم کیے ہیں اور سرمایہ داروں پر غرباء کے حقوق مقرر کیے ہیں۔ چونکہ اسلام ایک جامع ٹھوس اور مکمل نظام حیات ہے اس میں غریبوں کے وہ حقوق ہیں جو دیگر مذاہب میں ہمیں اس طرح وضاحت سے نظر نہیں آتے۔ پاکستان میں بھی غربت اپنے عروج پر ہے اور ملک کی ایک بڑی آبادی شدید مشکلات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ جہاں حکومتوں کی غیر مناسب پالیسیوں کی وجہ سے غربت نے پنجے گاڑھے ہیں وہیں حکومتوں کی جانب سے وقتاً فوقتاً تخفیف غربت کیلئے کچھ اقدامات بھی ضرور کیے گئے ہیں۔ جو کسی حد تک لوگوں کے معاشی مسائل حل کرنے میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو اپنے احوال بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔ اور مختلف حکومتوں کی اپنے اپنے طرز پر تخفیف غربت کیلئے پالیسی سے بہت سے لوگ مستفید ہوئے ہیں۔

پاکستان میں تخفیف غربت کے ادارہ جاتی اقدامات

سماجی تحفظ کی سکیمیں

"ملازمین کیلئے سماجی تحفظ کی پہلی سکیم مارچ ۱۹۶۷ میں متعارف کرائی گئی۔ یہ صنعتی ملازمین کو سماجی تحفظ فراہم کرنے کا پہلا باضابطہ اقدام تھا۔ اصل میں اس سکیم نے خاص طور پر صنعتوں میں کام کرنے والے کارکنوں کو بیماری، زچگی، کام سے متعلق چوٹ اور دیگر

مسائل میں تحفظ فراہم کرنے کے مقصد سے احاطہ کیا تھا۔ سکیم کا دائرہ کار ۱۹۶۹ میں بڑھایا گیا۔ اس سکیم میں دس یا اس سے زیادہ ملازمین والے تجارتی اور دیگر صنعتی اداروں کے کارکن بھی شامل تھے"۔(۴)

یہ صنعتی ملازمین کو فائدہ دینے کی سکیمیں تھیں ریاست نے سرمایہ دار طبقے کو پابند کیا کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کو تحفظ فراہم کریں۔ جو کہ ایک عمدہ قدم تھا مگر چونکہ سرمایہ دار اگر تمام امور میں ملازمین کو تحفظ فراہم کرے تو وہ سمجھتے تھے کہ انکا منافع بہت حد تک کم ہو گا چنانچہ انہوں نے مزدوروں کی تعداد کم ظاہر کر کے (مثلاً ایک کارخانے میں 100 مزدور کام کرتے تھے انہوں نے اپنے ریکارڈ میں 50 ظاہر کیے) اس طرح اپنی ذمہ داریوں میں کمی لا کر اپنے منافع کو برقرار رکھا۔ مگر اس عمل سے بہت سے مزدور اپنے حقوق سے محروم رہے۔ مزدوروں کے حقوق کے لئے لیبر کورٹس بھی بنی تھیں اور اس میں پیش ہونے کے لئے وکیل بھی ضروری نہیں تھا مگر سرمایہ دار طبقہ یہاں بھی غالب رہا اور مزدوروں کے حقوق کے مقابلے میں سرمایہ دار کو ہی تحفظ دیا گیا۔

ورکرز ویلفیئر فنڈ سکیم اور ورکرز چلڈرن ایجوکیشن آرڈیننس

"یہ پروگرام ۱۹۷۰ کی دہائی کے اوائل میں شروع کیا گیا۔ یہ سکیمیں رسمی شعبے میں کام کرنے والوں کو تعلیم رہائش سے متعلق فوائد فراہم کرتی ہیں"۔(۵)

اقوام متحدہ اپنے ممبر ممالک کو ہدایات دیتا ہے کہ وہ اپنے ممالک میں ورکرز کے تحفظ کو یقینی بنائیں اس سلسلے میں تقریباً ہر آنے والی حکومت کوشش کرتی ہے اور کسی حد تک تحفظ فراہم کیا بھی جاتا ہے۔

یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن

"یہ ادارہ ۱۹۷۱ میں قائم کیا گیا اور اس کا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں ہے یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن آف پاکستان (U.S.C.P) ایک پاکستانی سرکاری ادارہ ہے جو ملک بھر میں ایسے چین سٹورز چلاتا ہے جو عام لوگوں کو بنیادی اشیاء کی قیمتیں اوپن مارکیٹ سے کم میں فراہم کرتے ہیں۔ یہ ۵۹۳۹ مقامات کے ساتھ ملک کا سب سے بڑا چین سٹور ادارہ ہے۔ یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن بورڈ آف ڈائریکٹرز کے زیر انتظام ہے اور اسکی سربراہی منیجنگ ڈائریکٹر کرتی ہے۔ گزشتہ حکومت پاکستان نے ملک بھر کے یوٹیلیٹی سٹورز کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے انکی کمپیوٹرائزیشن کا اعلان کیا کیونکہ اب تک سٹورز انوینٹری ریکارڈ کرنے کے پرانے طریقے استعمال کر رہے تھے۔ یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن کے ملازمین کی تعداد ۱۴۵۰۰ ہے اور اس میں موجود مصنوعات گندم کا آٹا، چاول، چینی، بسکٹ، کیچپ، ٹوتھ پیسٹ، گھی، آئل، مصالحے، کھجوریں چائے کی پتی اور مشروبات وغیرہ ہیں"۔(۶)

گورنمنٹ کی سبسڈی پر قائم یہ ادارہ عوام کی سہولت کے لئے بنایا گیا۔ اس مقصد کے لئے باقاعدہ آرگنائزیشن بنائی گویا حکومت نے سرمایہ انویسٹ کیا کہ عوام کو اشیائے خورد و نوش عام بازار کے مقابلے میں سستی مل سکیں مگر یوٹیلیٹی سٹورز کا عملہ بعض مرتبہ کچھ چیزیں اپنے سٹورز سے ہٹا کر (خاص طور پر آٹا، گھی، چینی) اپنے من پسند افراد کو دیتا ہے۔ آج کل آٹا چینی اور گھی عام طور پر یوٹیلیٹی سٹورز پر میسر نہیں ہوتا ہے یا تو ذاتی تعلقات کی بنیاد پر یا پھر پیسے لے کر ان چیزوں کو یوٹیلیٹی سٹورز سے ہٹا کر عام بازاروں میں مہنگے دام فروخت کیا جاتا ہے۔

۵ مرلہ سکیم

"ذوالفقار علی بھٹو (م۱۹۷۹) نے غریب طبقے کیلئے مل پیپلز کالونی کا میگا پروجیکٹ قائم کیا، اور ہزاروں خاندانوں کو رہائشی پلاٹ فراہم کیے یہ اس زمانے کے غریب لوگوں کیلئے ایک میگا ہاؤسنگ سکیم تھی۔ بھٹو نے دیہی علاقوں کے غریبوں کیلئے بھی رہائشی سکیم متعارف کرائی تھی"۔(۷)

شروع سے روزگار کی طرح رہائش بھی مسئلہ رہا۔ پیپلز پارٹی کے دور میں شروع ہونے والی یہ سکیم بہت سے لوگوں کے لئے فائدہ مند رہی۔ مگر کرپٹ عناصر نے غیر قانونی الاٹمنٹ کرا کے اسے بزنس بنایا اور بہت سے پلاٹوں پر قبضہ بھی کیا۔ وہ طبقہ جو غیر مستحق تھا اس نے اس سکیم کو اپنے قبضے میں لے کر بہت سا پیسہ کمایا سیاسی لوگ اپنے ورکرز کو جس طرح فائدہ دیتے رہے عام آدمی اس طرح فائدہ نہ لے سکا۔

ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ انسٹی ٹیوشن

"یہ پروگرام ۱۹۷۶ میں وفاقی سکیم کے طور پر قائم کیا گیا تھا تاکہ اہل افراد کو بڑھاپے میں فائدہ دیا جاسکے۔ یہ سکیم باضابطہ شعبے کے اداروں کا احاطہ کرتی ہے۔ جس میں دس یا اس سے زیادہ کارکنان کام کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ان میں سے کوئی بھی سکیم زراعت کے علاقے، غیر رسمی معیشت اور رسمی شعبے سے تعلق رکھنے والے کارکنوں کو شامل نہیں کرتی ہے، جو یا تو عارضی طور پر یا ٹھیکیداروں کے ذریعے ملازم ہیں یا دس سے کم کارکنوں والی کمپنیوں میں ملازم ہیں"۔(۸)

اس سکیم سے بھی بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔

زکوۃ و عشر کا محکمہ

"یہ محکمہ ۱۹۸۰ میں قائم کیا گیا تھا جو اسلامی روایات پر مبنی تھا۔ زکوۃ مختلف اثاثوں پر عائد کی جاتی ہے۔ جیسے سیونگ بینک اکاؤنٹس، فکسڈ ڈپازٹ، سیونگ سرٹیفکیٹ، میوچل فنڈز، سرکاری سیکیورٹیز جن پر واپسی کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ اور لائف انشورنس پالیسیاں ان اثاثوں کو چلانے والے بینک کمپنیاں اور مالیاتی ادارے زکوۃ کاٹتے ہیں زکوۃ کی یہ رقم سٹیٹ بینک آف پاکستان کے مرکزی زکوۃ فنڈ میں شامل ہوتی ہے۔ مرکزی زکوۃ فنڈ صوبائی زکوۃ فنڈ میں رقم منتقل کرتا ہے جو آبادی کی بنیاد پر اسے مزید ضلعی زکوۃ کمیٹیوں کو منتقل کرتا ہے۔ ہر ضلعی زکوۃ کمیٹی گاؤں محلے قصبے میں موجود سرکاری تعلیمی ادارے اور پیشہ وارانہ تربیت کے اداروں کو مزید فنڈز فراہم کرتی ہیں"۔(۹)

بینکوں سے لوگوں کے اکاونٹس سے پیسے کاٹ کر اس محکمہ کے ذریعے مختلف سیاسی افراد کو کمیٹیوں کا چیئرمین بنا کر ان کے ذریعے سے لوگوں کی مدد کی گئی اگرچہ یہ قابل تحسین عمل ہے مگر اس محکمہ میں بھی سیاسی لوگوں کا اثر ورسوخ زیادہ رہا اور انہوں نے عام طور پر امداد دیتے وقت اپنے سپورٹرز کو ہی ترجیح دی اس محکمہ میں بھی اس کی روح کے مطابق عمل نہیں ہو سکا۔

پیلو کیب سکیم

"یہ سکیم پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو باعزت روزی روٹی فراہم کرنے کیلئے شروع کی گئی۔ ۲۰ ہزار ٹیکسیاں (۶۰٪ مہران 40٪ بولان) درخواست دہندگان کو دی گئیں۔ جو صوبائی کابینہ کی طرف سے منظور شدہ اہلیت کے معیار پر پورا اُترتے تھے۔ ہر تحصیل کا کوٹہ آبادی کی بنیاد پر تھا جنوبی پنجاب کیلئے ۴۰٪ اضافی کوٹہ تھا۔ میٹرک کا ڈومیسائل ڈرائیونگ لائسنس اور عمر ۲۱ سے ۳۵ سال ۲ ملین سے کم اثاثہ جات اور کسی بینک کا ڈیفالٹر نہ ہونا۔ یہ اہل ہونے کی شرائط میں سے تھا"۔(۱۰)

بے روزگاری کے خاتمے کے لئے حکومت کی اچھی کاوش تھی۔ تاہم اثر ورسوخ رکھنے والے افراد نے یہ گاڑیاں اپنے لوگوں کو دلوائیں۔ اکثر گاڑیاں سرمایہ دار طبقے نے اپنے فرنٹ مینز کے ذریعے لیں۔

پاکستان بیت المال (PBM)

"یہ ایک خیراتی اور سماجی بہبود کی تنظیم ہے جو پاکستان میں غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتی ہے PBM ایک نیم خود مختار ادارہ ہے جسے حکومت پاکستان نے ۱۹۹۲ کے ایکٹ کے ذریعے قائم کیا تھا پاکستان بیت المال اپنے مختلف منصوبوں کے ذریعے غربت کے خاتمے میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ جس میں بے سہارا بیواؤں، یتیموں، ناداروں اور معاشرے کے دیگر ضرورت مندوں کی مدد کرنا شامل ہے۔ PBM ماہانہ کم آمدنی والے افراد کی مدد کرتا ہے، ضرورت مند یتیموں کیلئے تعلیمی امداد فراہم کرتا ہے۔ مستحق بے گھر اور لاوارث بزرگ افراد کیلئے شیلٹر ہومز میں رہائش و کھانا، غریبوں کو مفت علاج کی سہولت اور قدرتی آفات میں ضرورت مندوں اور غریبوں کو امداد فراہم کرتا ہے۔ وفاقی حکومت اس ادارے کو زکوۃ فنڈ کے علاوہ صوبائی اور مقامی حکومتیں بھی اسے چھوٹی گرانٹس دیتی ہیں"۔(۱۱)

یہ بھی ایک خیراتی ادارہ ہے جو زکوۃ کی مد میں یا دیگر صدقات خواہ وہ گورنمنٹ کی طرف سے ہوں یا مال دار لوگوں کے اکاونٹ سے کاٹی گئی رقم ہو ان سے مستحق لوگوں کی مدد کرتا ہے۔

پاکستان پاورٹی ایلیویشن فنڈ(PPAF)

"اس کی بنیاد حکومت نے ۱۹۹۷ میں قرضوں کے ذریعے غریبوں کی مدد کیلئے رکھی تھی۔ یہ ادارہ عالمی بینک کے ساتھ مل کر کام کرتا رہا تاکہ غریب اور مائیکرو انٹرپرائزز کی پالیسی ہدایات کریڈٹ کی سہولیات تک رسائی کو بڑھایا جائے تاہم ۱۹۹۷ کے بعد سے اس سلسلے میں PPAF کی افادیت کو باضابطہ طور پر نہیں ماپا گیا اس لیے پالیسی ساز اور محققین غریبوں کیلئے اسکے فائدے کا اندازہ نہیں لگا سکے"۔(۱۲)

ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی(TEVTA)

"ملک میں خراب معاشی صورتحال کی وجہ سے غربت ہے۔ اس صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے پاکستان میں ٹیوٹا (ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور یہ ۱۹۹۹ میں گورنر پنجاب کی جانب سے پاس کیے گئے ایک آرڈیننس کی وجہ سے تشکیل دیا گیا تھا۔ اب اس آرڈیننس کی جگہ پنجاب میں ٹیوٹا کا نام دیا گیا ہے۔ TEVTA حکومت پنجاب کا ایک کارپوریٹ آزاد ادارہ ہے۔ اس کے کچھ مقاصد ہیں اور وہ ان کو پورا کرنے کیلئے بہت محنت کر رہا ہے۔ تاکہ ملک کی موجودہ صورتحال بہتر ہو سکے ٹیوٹا کا پختہ یقین ہے کہ تعلیم معاشی حالات کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے کیونکہ کام تب ہی بہتر معیار کا ہو سکتا ہے جب کام کے بارے میں بہتر آگاہی ہو"۔(۱۳)

غریب لوگوں کو ہنر مند کرنا اور تعلیم کے ذریعے انہیں روزگار کے قابل کرنا یہ اس ادارے کا بنیادی مقصد ہے۔ اپنے یوم تاسیس سے اب تک یہ ادارہ خوب محنت کر رہا ہے اور بہت سے لوگوں کو فائدہ دینے میں کامیاب بھی رہا ہے۔

حکومتی اصلاحات

"مارچ ۲۰۰۰ میں سامنے آنے والا ڈی سینٹرلائزیشن پلان ایک ضروری گورننس ریفارم ہے جس کا ہدف موجودہ انتہائی مرکزی اور کنٹرول پر مبنی حکومت کو تین درجے مقامی حکومتی نظام سے بدلنا ہے۔ ان کا مقصد عوام پر مبنی، حقوق اور ذمہ داری پر مبنی اور خدمت پر مبنی نظام قائم کرنا ہے۔ حکومتی ڈھانچے اس حکمت عملی کے تحت صحت اور تعلیم جیسی اہم سہولیات ضلعی اور زیریں مقامی حکومتوں کو منتقل کر دی گئیں سرکاری شعبے کو بہتر بنانے اور اسے شہریوں کے لیے زیادہ جواب دہ اور قابل رسائی بنانے کیلئے حکومت کی جانب سے متعدد سول سروس اصلاحات نافذ کی گئیں، ملک میں مالیاتی انتظامی نظام کو بہتر بنانے کے معاملے پر خصوصی توجہ دی گئی"۔(۱۴)

مختلف ادوار میں حکومتوں نے بہت سی اصلاحات کیں۔ تاکہ اختیارات نچلے طبقے تک منتقل ہو سکیں۔ کچھ حد تک کامیابی ملی مگر سرمایہ دار طبقہ ہر دور میں اپنے اختیارات نچلے طبقے کو دینے کا مخالف رہا اس لئے باوجود مختلف اصلاحات کے عوام الناس کو کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچ سکا۔

مائیکرو فنانس

"یہ ایک اور قدم ہے جو حکومت نے غریبوں کو بنیادی مدد فراہم کرنے کیلئے اُٹھایا، ۲۰۰۰ میں خوشحالی بینک ایشیائی بینک کے تعاون سے قائم کیا گیا تھا۔ اس بینک کا بنیادی مقصد آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں کے ذریعے غریبوں کو فائدہ پہنچانا۔ چھوٹے پیمانے کے کاروباری ادارے اور چھوٹے ڈھانچے کے منصوبے قائم کرنا تھا۔ اپنے قیام کے پہلے دو سالوں میں ۱۰۰ ملین روپے تقسیم کئے گئے۔ جبکہ ۱۵۰۰ مستفیدین تھے، بینک کے قرض لینے والوں میں ٪۳۰ خواتین تھیں اس بینک نے غریب برادریوں میں سماجی متحرک سرگرمیاں شروع کیں اور نظر انداز دیہی علاقوں میں واٹر چینلز اور لنک روڈز جیسے بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں بھی مدد کی"۔(۱۵)

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام(BISP)

"BISP کو حکومت پاکستان نے ۲۰۰۸ میں سماجی بہبود کے پروگرام کے طور پر متعارف کرایا۔ تاکہ کم آمدنی والے خاندانوں کو مالی امداد فراہم کی جاسکے۔BISP کا مقصد معاشرے کے غریب ترین افراد بالخصوص خواتین اور بچوں کے لیے حفاظتی حصار فراہم کرنا ہے۔ یہ پروگرام اہل خاندانوں کو نقد رقم فراہم کرتا ہے جس سے وہ اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرسکتے ہیں اور اپنا معیار زندگی بہتر بناسکتے ہیں۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ۲۰۰۸ میں پاکستان کے سابق صدر آصف علی زرداری نے شروع کیا اس پروگرام کو ۲۰۰۵ سے بلند افراط زر اور خوراک و تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے قوت خرید کے کٹاؤ سے نمٹنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ یہ پاکستان کا بہت بڑا امدادی پروگرام ہے"۔(۱۶)

غریب لوگوں سے تعاون کے لئے یہ حکومت کا بہترین پروگرام ہے۔ مگر بہت سے علاقوں میں غیر مستحق افراد نے ذاتی تعلقات کی بنیاد پر کارڈز بنوالئے اور وہ باقاعدہ فنڈز وصول کرتے ہیں جو کہ مستحق افراد سے سراسر زیادتی ہے۔ یہ پروگرام اگرچہ بہت مفید ہے۔ مگر حکومت کو چاہیے تھا ان پیسوں سے انڈسٹریز قائم کرتے جہاں مرد وخواتین نوکری کرتے اور باعزت طریقے سے روزگار کماسکتے۔ قوم کو اس طرح بھکاری بنائے جانے کے عمل کی کسی طرح بھی حوصلہ افزائی نہیں کی جاسکتی۔

لیپ ٹاپ سکیم

"تعلیم اور تحقیق میں شاندار نوجوان کسی بھی قوم اور اسکی معیشت کیلئے نہایت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایک مضبوط بنیاد تیار کرنے کیلئے علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر مقابلہ کرتے ہوئے زندگی کے مختلف میدانوں میں قدم رکھتے ہیں تعلیم میں نام کمانے والے بہت سے طلباء غربت کی وجہ سے عالمی دنیا میں مقابلہ کرنے کیلئے جدید ترین آلات کی کمی کا شکار تھے حکومت پاکستان نے انہیں جدید تحقیقی تکنیکیوں اور گیجٹس سے آراستہ کرنے کیلئے لیپ ٹاپ سکیم کا آغاز کیا"۔(۱۷)

یہ علم حاصل کرنے کا جدید ترین ذریعہ ہے وہ طلباء جو تعلیم میں ماہر مگر مالی طور پر کمزور تھے گورنمنٹ نے لیپ ٹاپ سکیموں کے ذریعے ان سے تعاون کیا تاکہ وہ تعلیمی میدان میں اپنی صلاحیتیں منواسکیں یہ بھی گورنمنٹ کا قابل تحسین عمل ہے۔

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن(PSIC)

"چھوٹے اور درمیانے درجے کے ادارے کسی بھی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور انکی ترقی معاشی ترقی کے اہم عوامل میں سے ایک ہے۔ اپنی اہمیت کے باوجود ان کاروباریوں کے پاس فنانسنگ کے اختیارات تک رسائی نہیں ہوتی۔ اس نظر انداز شعبے کو فروغ دینے کیلئے حکومت پنجاب ترقی کے مختلف اقدامات پر کام کر رہی ہے جو چھوٹے قرضے فراہم کرتے ہیں تاکہ لوگ اپنے کاروبار کو مستحکم کرسکیں"۔(۱۸)

چھوٹے درجے کے کاروباری حضرات کو مضبوط کرنے کے لئے حکومتیں قرض فراہم کرتی ہیں جن سے روزگار کو مستحکم کرنے میں مدد ملتی ہے جو یقیناً حکومتوں کا قابل تحسین عمل ہے۔

تعلیمی فنڈنگ پاکستان

"طلباء کیلئے مختلف سکیموں اور طریقوں سے تعلیم کے لئے امداد حاصل کرنے کے پروگرامز اکثر جاری رہتے ہیں"۔(۱۹)

مختلف ادوار میں غریب طلباء کی تعلیم کے لئے حکومتیں فنڈز دیتی رہی ہیں جو بہترین عمل ہے اس سے بہت سے غریب طلباء بھی تعلیمی میدانوں میں ترقی کرتے ہیں۔

وزیر اعظم ریبرسمنٹ سکیم

"جولائی ۲۰۱۵ میں اس سکیم کا آغاز ہوا پسماندہ علاقے کے غریب طلباء کے لئے تعلیمی اداروں کا فیس واپس کرنے کا پروگرام تھا"۔(۲۰)

وزیر اعظم انٹرن شپ پروگرام

"اپریل ۲۰۱۶ میں اس پروگرام کا آغاز ہوا فریش ماسٹر ڈگری ہولڈرز کے لئے اچھا پروگرام تھا۔ بہت سے تعلیم یافتہ اس سے مستفید ہوئے"۔(۲۱)

احساس پروگرام

"یہ پروگرام حکومت پاکستان کی طرف سے ۲۰۱۹ میں شروع کیا گیا تھا سابقہ حکومت نے اسے فلاحی ریاست کی طرف ایک اہم قدم قرار دیا تھا۔ اس پروگرام کا مقصد پسماندہ طبقے کی ترقی، عدم مساوات کا خاتمہ۔ عوام پر سرمایہ کاری اور ملک میں پسماندہ اضلاع کو مستحکم کرنا ہے۔ احساس پروگرام کے دو بڑے ستون ہیں ایک احساس ایمر جنسی کیش پروگرام اور دوسرا احساس کفالت پروگرام ہے"۔(۲۲)

احساس پروگرامز خواہ وہ احساس ایمر جنسی کیش پروگرام ہو یا احساس کفالت پروگرام، یا احساس راشن پروگرام ہو۔ بنیادی طور پر ان کا مقصد غریب لوگوں کو فائدہ پہنچانا تھا۔ اس میں کافی حد تک کامیابی بھی ملی مگر ان سکیموں میں بھی کسی حد تک کرپشن نظر آئی۔

احساس ایمر جنسی کیش پروگرام

"اس پروگرام کو عالمی بینک کی جانب سے سراہا گیا۔ جس نے اسے عالمی سماجی تحفظ کے اعلی اقدامات میں شامل کیا"۔(۲۳)

احساس راشن پروگرام

"روز مرہ استعمال کی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے کم آمدنی والے افراد کو سخت پریشان کیا ہے۔ روز مرہ استعمال کی اشیاء بہت سے لوگوں کی پہنچ سے دور ہو رہی تھیں۔ احساس راشن ریاست پروگرام ایک موثر ٹیکنالوجی کے زیر قیادت ٹارگٹڈ سبسڈی کی تقسیم کا پروگرام ہے جس کا مقصد مخصوص منتخب اشیاء خورد ونوش پر سبسڈی دینا ہے۔ یہ پروگرام پنجاب احساس پروگرام کے مقصد کے مطابق شروع کیا گیا جس کا مقصد پنجاب کے ۸۰ لاکھ خاندانوں کی مدد کرنا ہے"۔(۲۴)

پنجاب روزگار سکیم

"یہ بھی ایک قرض فراہم کرنے کی سکیم ہے جو افرادی ضمانت پر قرض فراہم کرتے ہیں تاکہ لوگ اپنے روزگار کیلئے کوئی طریقہ اختیار کر سکیں"۔(۲۵)

کامیاب جوان پروگرام

"یہ پاکستانی CNIC رکھنے والے تمام شہریوں کیلئے دستیاب سکیم تھی۔ ۲۰۱۹ میں اس پروگرام کا آغاز ہوا ۱۰ ہزار سے ۵۰ لاکھ تک قرضہ فراہم کیا جاتا تھا اس پروگرام کا مقصد بے روزگاری اور غربت سے نمٹنے میں مدد فراہم کرنا ہے"۔(۲۶)

صحت انصاف کارڈ

"یہ حکومت کی ایک فلاحی سکیم ہے اس سے بہت سے غریب لوگوں کو فائدہ ملا جس سے ہر غریب مفت علاج کرا سکتا ہے۔ یہ پروگرام ابتداء میں ۸ کروڑ لوگوں کو صحت کی مفت سہولت دیتا تھا اب ہر شناختی کارڈ صحت انصاف کارڈ بھی ہے اور اس میں ۱۰ لاکھ تک کا مفت علاج ہوتا ہے"۔(۲۷)

صحت جیسی بنیادی سہولت دینے کے لئے حکومت کا احسن قدم ہے جس سے لاکھوں لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہیں تاہم مختلف پرائیوٹ ہسپتالوں نے مریض کے علاج پر خرچ شدہ رقم سے کہیں زیادہ رقم ان کے اکاونٹ سے نکالی اس میں ڈاکٹرز اور ہسپتال کا دیگر عملہ ملوث ہوتا ہے۔

پناہ گاہیں

"حکومت نے فٹ پاتھ پر سونے والوں کے لئے پناہ گاہیں تعمیر کیں۔ بڑے بڑے شہروں میں پناہ گاہیں تعمیر کی گئیں"۔(۲۸)

بے سہارا افراد کو رہائش کی سہولت ملی وہ بے آسرا لوگ جن کی اپنی چھت نہ تھی ان کو ان پناہ گاہوں میں پناہ ملی۔

لنگر خانے

۲۰۱۹"میں حکومت نے احساس لنگر سکیم کا آغاز کیا۔ سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت دو سال میں ۱۱۲ احساس لنگر خانے کھولنے کا معاہدہ کیا گیا۔ ان کا مقصد معاشرے کے سب سے غریب اور سب سے کمزور طبقے، خاص طور پر یومیہ اجرت والوں کے لیے کھانا پیش کرنا تھا"۔

لنگر خانوں میں غریبوں کو کھانے کی سہولت ملی جو کہ قابل تحسین عمل ہے۔

میرا پاکستان میرا گھر (MPMG)

"ملک میں مناسب مکانات کی دستیابی کو بہتر بنانے کی ضرورت اور دیگر ممالک میں اقتصادی سرگرمیوں کو بڑھانے میں تعمیراتی شعبے کے اہم کردار کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان آنے والے سالوں میں ہاؤسنگ یونٹس کی تعداد میں کئی گنا اضافے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور اس سلسلے میں متعدد اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ حکومت کے اس وژن کی حمایت کے لیے سٹیٹ بینک آف پاکستان نے جولائی ۲۰۲۰ سے ہاؤسنگ اور تعمیراتی شعبے کے لیے فنانسنگ کی فراہمی کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ حکومت پاکستان نے گورنمنٹ مارک اپ سبسڈی سکیم شروع کی جسے اب عام طور پر میرا گھر میرا پاکستان مارک اپ سبسڈی سکیم کے نام سے جانا جاتا ہے"۔(۳۰)

حکومت اور سٹیٹ بینک آف پاکستان نے مختلف سکیموں کے ذریعے لوگوں کو قرض دیئے اور وہ گھر بنانے میں کامیاب ہوئے یہ سکیمیں بے گھر افراد کو گھر بنا کے دینے میں کافی حد تک معاون ثابت ہوئی ہیں۔

نیا پاکستان ہاوسنگ اینڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (NAPHDA)

"روایتی اور اسلامی دونوں طریقوں میں دستیاب یہ سکیم بینکوں کو اس قابل بناتی ہے کے وہ آبادی کے کم اور درمیانے آمدنی والے طبقے کیلئے بہت کم مالیاتی شرحوں پر مکانات کی تعمیر اور خریداری کیلئے فنانسنگ فراہم کریں۔ NAPHDA سٹیٹ بینک آف پاکستان حکومت پاکستان اور نیا پاکستان ہاؤسنگ اینڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ ایگزیکٹیو پارٹنر ہے"۔(۳۱)

یہ سکیم بہت سے لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ تاہم پسند ناپسند اور دیگر اثر ورسوخ والے افراد مستحق لوگوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اپنے تعلقات استعمال کر کے فنڈز اپنے نام منتقل کرا لیتے ہیں جس سے مستحق افراد کے حقوق سلب ہوتے ہیں۔

تخفیف غربت کے لیے اسلامی ہدایات

اسلامی نظام معیشت میں تقسیم دولت کو خاص اہمیت حاصل ہے اسلیے ایک طرف انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ اسراف کو بھی سختی سے منع کیا گیا ہے مصارف زکوۃ کی جو آٹھ قسمیں قرآن میں بتائی گئی ہیں وہ اسلیے ہیں کہ ان غرباء یتیم، مسکین، محتاج لوگوں کی خبر گیری ہوتی رہے۔ اصل تو یہ ہے کہ اللہ سے تعلق میں کمزوری اور شریعت سے روگردانی کی وجہ سے بھی معیشت کمزور ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

"ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا" (۳۲)

"اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی"۔

مگر تقوی کو مسائل کا حل قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا

"ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا"(۳۳)

"جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اسکے لیے راستے کھولے گا"۔

اور استغفار کے ذریعے اللہ پاک کی رحمت کو متوجہ کیا جاسکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا" (۳۴)

"تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو، بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا۔ اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا"۔

تو اول ہمیں بحیثیت مسلمان ان چیزوں کی طرف خصوصی توجہ رکھنی چاہیے مگر اسلام نے تخفیف غربت کیلئے بہت سے اقدامات کی طرف بھی رہنمائی فرمائی ہے، چوں کہ اسلام دین فطرت ہے اور اسکے احکامات فطرت کے عین مطابق ہیں۔

تخفیف غربت کیلئے اسلامی احکامات درج ذیل ہیں

بھائی چارا

اسلام ایک مکمل و عالمی دین ہے اسکے ماننے والے عرب و عجم گورے یا کالے خواہ کسی بھی قوم قبیلے یا کوئی زبان بولنے والے ہوں یا دنیا کے کسی کونے میں رہتے ہوں اسلام نے انہیں بھائی قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

" انما المؤمنون اخوۃ" (۳۵)

"تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں"۔

نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسلِمِ، لَا يَظْلِمُه وَلَا يَخْذُلُه، وَلَا يَحْقِرُه التَّقْوَى هاهنا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِ أَن يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُه، وَمَالُه، وَعِرْضُه" (۳۶)

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اُسے حقیر جانتا ہے"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قلب مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار یہ الفاظ فرمائے: تقوی کی جگہ یہ ہے۔ کسی شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔ گویا اخوت و محبت کی بنیاد ایمان ہے۔ یعنی خدا، رسول، قرآن، قبلہ سب ایک ہیں یہی دین اسلام ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ کے بعد انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کرنے کو مواخات کہتے ہیں۔ انصار نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے معزز مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ امام بخاری کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس سخت بھوک کی حالت میں آیا۔ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اپنی تمام ازواج مطہرات کے ہاں اس کی خاطر و مدارت کے لیے کچھ نہ ملا۔ آپ نے صحابۂ کرام سے اس کی مہمان نوازی کرنے کو فرمایا۔ ایک انصاری نے اسے اپنا مہمان بنالیا لیکن اس کے گھر میں بھی بال بچوں کے کھانے کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس نے اپنے بچوں کو بہلا پھسلا کر بھوکا سلا دیا اور کھانا نبوی مہمان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ خود بھی ساتھ بیٹھ گیا، پھر طے شدہ منصوبے کے مطابق اس کی بیوی نے چراغ بجھا دیا۔ یوں وہ مہمان کے سامنے دکھاوا کرتے رہے اور یہ ظاہر کرتے رہے کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں، حالانکہ انھوں نے کچھ بھی نہیں کھایا تاکہ مہمان پیٹ بھر کر کھا سکے۔ وہ خود ساری رات بھوکے رہے۔

زکوۃ

اللہ تعالٰی نے زکوۃ کو فرض قرار دیا ہے کہ صاحب نصاب اپنے مال میں سے غرباء کیلئے مخصوص حصہ نکالے گا۔ اور قرآن میں بہت سے مقامات پر واتوالزکوۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ زکوۃ سال بھر میں مالداروں پر ایک دفعہ ادا کرنا فرض ہے اور زکوۃ کی ادائیگی سے معاشرے میں تخفیف غربت ہوتی ہے اور خوشحالی آتی ہے، رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"ان اللہ قد فرض علیھم صدقہ فی اموالھم تؤ خذ من اغنیائھم و ترد الیٰ فقرائھم" (۳۷)

"ان کے لئے اللہ نے زکوۃ دینا فرض قرار دیا ہے ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور انکے غریبوں پر خرچ کی جائے گی"۔

زکوۃ کی ادئیگی کا طریقہ جو اسلام نے دیا تخفیف غربت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر عاقل بالغ مسلمان جو صاحب نصاب ہو اس پر زکوۃ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مال میں سے اڑھائی فیصد مال نکالے گا۔

صدقات

مختلف مواقع پر غرباء پر خرچ کیا جانے والا مال بھی تخفیف غربت کا ایک اہم ذریعہ ہے، قرآن حکیم نے بھی اموال خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

" الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ وممارزقنھم ینفقون" (۳۸)

"وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں"۔

اس آیت مبارکہ میں مال خرچ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

" انفق یا ابن آدم انفق علیک " (۳۹)

"اے ابن آدم اپنی کمائی خرچ کر میں تجھ پر اپنے خزانے سے خرچ کروں گا"۔

عشر

عشر سے مراد پیداوار کا دسواں حصہ ہے عشر سے حاصل ہونے والی رقم یا اناج غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے اس لیے یہ بھی تخفیف غربت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اگر بارانی زمین ہو تو پیداوار پر دس فیصد بصورت دیگر پانچ فیصد ادا کرنا ہوتا ہے۔

جزیہ

" الجزیۃ اسم للمال الذی یوخذمن الذمی" (۴۰)

"وہ مال جو کافر ذمی سے لیا جائے"۔

جزیہ غیر مسلموں سے وصول کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو حکم دیا کہ ہر بالغ غیر مسلم مرد سے ایک دینار یا اسکی مالیت کا یمنی کپڑا بطور جزیہ وصول کرنا جزیہ بھی تخفیف غربت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

یہ وہ ٹیکس ہے جو کسی ملک کو فتح کرنے کے بعد غیر مسلم آبادی سے وصول کیا جاتا ہے۔ جب مسلمان کسی ملک کو فتح کرتے تھے تو وہاں کے غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے اگر وہ اسلام قبول نہ کرتے تو ان سے جزیہ لیا جاتا تھا۔ ذمیوں کو اپنی عبادات اور رسومات ادا کرنے کی مکمل اجازت ہوتی ہے انکی حفاظت حکومت کا فرض ہے اور وہ جنگی خدمات سے بھی آزاد ہوتے تھے۔ جبکہ مسلمانوں پر جنگی خدمت فرض تھی۔ ذمیوں میں سے بچوں، بوڑھوں، اپاہجوں، غلام اور پاگلوں کو جزیہ سے استثناء ہے۔

خراج

" والسواد ومافتح غنوۃ واقراھلھا علیہ او فتح صلحا خراجیۃ (۴۱)"

"خراج وہ وظیفہ ہے جو مسلمان حاکم خراجی زمین پر مقرر کر دیتا ہے۔ خراج سے وصول شدہ رقم بھی غرباء پر خرچ ہوتی ہے اسلیے یہ بھی تخفیف غربت کا ذریعہ ہے"۔

اسلام نے تخفیف غربت کیلئے نہایت اہم و اعلی قوانین مقرر کیے ہیں، خالق کائنات کا فرمان ہے۔

وفی اموالھم حق للسائل والمحروم (۴۲)

"اور ان کے مالوں میں سائل اور محتاج کا بھی حصہ ہے"۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مالدار شخص پر غریب رشتہ دار، سائل اور محتاجوں کا بھی حق ہے۔ اس قانون سے بھی انفاق فی سبیل اللہ کی بدولت تخفیف غربت ہوتی ہے۔

زرعی اقدامات

اسلام نے تخفیف غربت کیلئے زرعی اقدامات کیے ہیں کیونکہ بنیادی ضروریات زندگی کی اشیاء زراعت سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ اس لیے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اطلبو الرزق فی خبا الأرض (۴۳)

"رزق کو زمین کے پہناؤ میں تلاش کرو"

رسول اللہ کی یہ ترغیب بھی تخفیف غربت کا اہم ذریعہ ہے شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں:

"رسول اللہ کی یہ ترغیب بھی تخفیف غربت کا اہم ذریعہ ہے (م ۱۷۶۲)"(۴۴)

"کسانوں کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ کسی قطعہ زمین کو خالی نہ چھوڑیں"۔(۴۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(۴۶)

"پس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضہ (۴۷)

"حلال معیشت طلب کرنا اللہ کے فریضہ عبادت کے بعد سب سے بڑا فریضہ ہے"۔

کفالت عامہ

غریب مسکین اور تنگدست لوگوں کی مدد کرنا حکومت اور مالدار طبقے کی ذمہ داری ہے۔ تاکہ غریب بھی معاشرے میں خوشحال زندگی گزار سکیں۔

رسول اللہ نے فرمایا۔

تؤ خذ من اغنیائھم و تردالیٰ فقرائھم(۴۸)

"انکے مالداروں سے صدقات لیے جائیں اور انکے غرباء پر خرچ کیے جائیں"۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب ہے کہ ان لوگوں کی مدد کی جائے جو معاشی طور کمزور ہیں۔

وظائف

کفالت عامہ میں وظائف بھی ہیں جو اسلامی تاریخ کا روشن باب ہیں اور رہتی دنیا تک بہترین مثال ہیں۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اپنے اپنے دور خلافت میں اس شعبہ کا اہتمام کیا، معلمین اور مبلغین کیلئے وظائف مقرر کیے۔ ابن جوزی سیرۃ العمرین میں لکھتے ہیں

"ان العمر بن الخطاب و عثمان بن عفان کانا یرزقان المؤذنین والائمہ، والمعلمین"(۴۹)

"حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان موذنوں اماموں اور معلمین کو ماہانہ وظیفہ دیا کرتے تھے"۔

امام ابو عبید فرماتے ہیں کہ

ان عمربن الخطاب عنہ کتب الی بعض عمالہ ان اعط الناس علی تعلم القرآن (۵۰)

"حضرت عمر نے بعض عاملوں کو لکھا کہ قرآن سیکھنے والوں کیلئے وظائف مقرر کریں"۔

اس حکم پر عاملوں نے سرکاری طور پر طلباء کیلئے وظائف مقرر کیے۔

خوراک کا وظیفہ

اسلامی تاریخ میں خلفاء راشدین کے طرز عمل سے خوراک کا وظیفہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (۵۱)

"اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو بھی اچھی بات ہے، اور اگر اسے چھپا کر دو اور فقیروں کو پہنچا دو تو تمہارے حق میں وہ بہتر ہے، اور اللہ تمہارے کچھ گناہ دور کر دے گا، اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبر رکھنے والا ہے"۔

معذوروں کی کفالت

معذوروں کی کفالت سے مراد یہ ہے کہ ریاست میں رہنے والے ہر انسان کی بنیادی ضروریات کا اہتمام حکومت کی ذمہ داری ہے۔ تاکہ کوئی شخص بنیادی ضروریات زندگی غذا، لباس، مکان، علاج جیسی ضرورت سے محروم نہ رہے۔ رسول اللہ کا فرمان ہے:

"جسے اللہ نے مسلمانوں کے بعض امور کا نگران بنایا ہے وہ انکی ضروریات اور فقر سے بے پرواہ ہو کر بیٹھا رہا اللہ بھی اس نگران کی ضروریات اور فقر سے بے نیاز ہو جائے گا"۔(۵۲)

خلفاء راشدین کے طریقے سے بھی معذوروں کی کفالت ثابت ہے کہ حضرت عمر مدینہ میں لوگوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔ معذور افراد جو روزی کمانے سے محتاج ہیں محتاجگی کے سبب ان کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

قرض حسنہ

قرض حسنہ بھی تخفیف غربت کا ایک ذریعہ ہے کہ کسی مجبور کو ضرورت کیلئے یا کسی کاروبار کیلئے قرض دے دیا جائے۔ کہ وہ اپنے معاشی حالات کو بہتر بنا سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۵۳)

"ایسا کون شخص ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پھر اللہ اس کو کئی گنا بڑھا کر دے، اور اللہ ہی تنگی کرتا ہے اور کشائش کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے"۔

غرباء اور ضرورت مندوں کو قرض دینا مستحسن عمل ہے۔ اور مقروض کو مہلت دینا بھی اجر و ثواب کا کام ہے۔

حکومتی زمین سے مدد کرنا

زمین اور اس پر موجود تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور انسان ایک خلیفہ کی حیثیت سے خرچ کرتا ہے اسلام ذاتی ملکیت کے خلاف نہیں ہے اسلام نے لوگوں کو ملکیت کا حق دیا ہے اور غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے کی بھی ترغیب دی ہے۔ ایسی غیر آباد زمین جو کسی نے آباد نہ کی ہو تو حکومت وہ کسی کی ملکیت میں دے دے تاکہ وہ اس پر زراعت کرے اور معاشی بہتری لا سکے۔ بنجر زمین کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

من احیا ارضا میتۃ فھی لہ (۵۴)

"جو کوئی بنجر زمین کو آباد کرے، وہ اسی کی ہو جاتی ہے"۔

نتائج

☆ تخفیف غربت کے لیے پاکستان کی مختلف حکومتوں نے اچھی کاوش کی اور ان اقدامات سے بہت سے غریبوں نے فائدہ اُٹھایا۔

☆ تعلیم صحت اور بنیادی اشیاء ضروریات غریبوں تک پہنچانے کیلئے حکومتوں نے کوششیں کیں۔

☆ مختلف حکومتوں نے مختلف ناموں سے بہت سی سکیمیں شروع کیں اور تعلیمی میدان میں بھی طلباء کو ریلیف دینے کی سعی کی گئی جو حکومت کے اچھے اقدامات ہیں۔ تاہم کچھ سکیموں میں حکومتیں عمل درآمد میں ناکام نظر آتی ہیں۔

☆کسی بھی سکیم میں حکومتیں ٪۱۰۰ عمل درآمد میں ناکام رہی ہیں۔

☆ قرآن وحدیث خلفاء راشدین اور اسلامی تاریخ سے غرباء پر مال خرچ کرنا اور انکو معاشی طور پر مضبوط کرنے کی کوششیں ثابت ہیں۔

☆اسلام نے تخفیف غربت کیلئے بہت سی چیزیں متعارف کرائی ہیں۔

☆اسلام نے غریبوں کے حقوق کا عملی نمونہ بھی پیش کیا ہے۔

☆معاشرے میں غریب لوگوں کے احوال لینا مال داروں کی ذمہ داری ہے۔

☆ تخفیف غربت کیلئے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

References in Roman

1. *Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail, 90-19 AH, Al-Jami' al-Sahih, Book of Knowledge, Chapter on the Virtue of Knowledge, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, Hadith Number 3941.*
2. *Adh-Dhariyat: 19.*
3. *Al-Hadid: 7*
4. *https://mpra.ub.uni-muenchen.de /38156/*
5. *https://paycheck.pk/labour-laws/social-security-1/workers-welfare-fund*
6. *https://en.wikipedia.org/wiki/Utility_Stores_Corporation*
7. *https://www.thenews.com.pk/print/415615-tributes-paid-to-bhutto-on-91st-birth-anniversary*
8. *http://www.eobi.gov.pk/*
9. *https://www.hilarispublisher.com/open-access/zakat-as-a-mode-of-poverty-alleviation-2162-6359-1*
10. *https://punjab.gov.pk/transport_initiatives_yellow_cab_scheme#:~:text=The%20scheme%20has%20been%20launched,on%20the%20basis%20of%20population*
11. *https://en.wikipedia.org/wiki/Pakistan_Bait-ul-Mal*
12. *https://en.wikipedia.org/wiki/Pakistan_Poverty_Alleviation_Fund*
13. *https://www.slideshare.net/umerkhalidhabib/a-survey-report-on-tevta-pakistan*
14. *https://en.wikipedia.org/wiki/Wikipedia:Governance_reform Dated:01/08/2023at10:10AM*
15. *https://en.wikipedia.org/wiki/Microfinance*
16. *https://www.graana.com/blog/an-overview-of-benazir-income-support-program/#:~:tExt=The%20Benazir%20Income%20Support%20Programme,and%20oil%20prices%20since%202005*
17. *https://en.wikipedia.org/wiki/Prime_Minister%27s_Laptop_Scheme*
18. *https://psic.gop.pk/index.html*
19. *https://www.pakistaneducation.info/education-funding*
20. *http://www.hec.gov.pk*
21. *http://pmnls.hec.gov.pk*

22. ,https://ehsaas8171.com/ehsas-kafalat-program-pheck-cnic/#:~:text=The%20program%20aims%to%20providemust%20meet%%20income%20requirements
23. https://ehsasprogram.pk/ehsaas-emergency-cash/ Dated:12/08/2023at 09:11AM
24. https://pspa.punjab.gov.pk/ERRP#:~:text=Ehsaas%20Rashan%20Riayat%20is%20an,oi l%2F%20ghee%20and%20pulses
25. https://www.bop.com.pk/PunjabRozgarScheme
26. http://kamyabjawan.gov.pk>khome
27. https://www.pmhealthprogram.gov.pk
28. https://swd.punjab.gov.pk/pannah_gah_musafir_khana
29. https://www.pmhealthprogram.gov.pk
30. https://www.ahsaasprogram.pk/ehsaas-langar-program/
31. https://www.sbp.org.pk/MPMG/index.html
32. https://naphda.gov.pk
33. Taha: 124.
34. At-Talaq: 2.
35. Nuh: 12-10.
36. Al-Hujurat: 10.
37. Al-Qushayri, Muslim ibn Hajjaj, 1999, Al-Jami' al-Sahih li Muslim, Chapter on the Prohibition of Oppression Against Muslims, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, Hadith Number 317.
38. Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail, 1989,Al-Jami' al-Sahih, Book of Zakat, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, Hadith Number 3112.
39. Al-Baqarah: 3.
40. Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad ibn al-Husayn, 1998, As-Sunan al-Kubra, Book of Charity, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, Hadith Number 315.
41. Abu Dawood, Sulaiman ibn Ash'ath al-Sijistani, 2002, Sunan, Dar al-Salam, Riyadh, Saudi Arabia, Hadith Number 3040.
42. Adh-Dhariyat: 19.
43. Al-Haithami, Nur al-Din, Ali ibn Abi Bakr, 1999, Majma' al-Zawa'id wa Manba' al-Fawa'id, Book of Buying and Selling, Beirut, Lebanon, Hadith Number 6237.
44. Dhulowi, Imam Shah Waliullah, 1988, Hujjatullah al-Baligha, Maktaba al-Rahmaniya, India, 1:44.
45. Also.
46. Al-Jumu'ah: 10.
47. Burhanpuri, Allama Ala' al-Din, Ali al-Taqi, ibn Hussam al-Din, 1991, Kanz al-Ummal, Dairat al-Ma'arif, Hyderabad, India, Hadith Number 4167.
48. Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail, 1999, Al-Jami' al-Sahih, Book of Zakat, Chapter on the Obligation of Zakat, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, 144:1.
49. Ibn Juzay, Abdul Rahman ibn Ali ibn Muhammad, 1968, Sirat al-Imarin, Matba'at al-Rahmaniya, Cairo, Egypt, 165.

50. *Imam Abu Ubayd, Qasim ibn Salam, 1998, Kitab al-Amwal, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, 262.*
51. *Al-Baqarah: 271.*
52. *Abu Dawood, Sulaiman ibn Ash'ath al-Sijistani, 1968, Sunan Abi Dawood, Chapter on What is Required of the Imam, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, Hadith Number 314.*
53. *Al-Baqarah: 245.*
54. *Tirmidhi, Muhammad ibn Isa, 1991, Sunan at-Tirmidhi, Chapter on Reviving the Dead Land, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, Hadith Number 1410.*